مسلک اہلحدیث کا داعی اور ترجمان
ہفت روزہ
الاعتصام
لاہور
پاکستان
جلد ۳۶
۳ اگست ۱۹۸۴ء
جمعۃ المبارک
۶ ذوالقعدہ ۱۴۰۴ھ
شمارہ ۱
مندرجات
مکتوب بنگلہ دیش ۲
اداریہ ۳
انتخابات اور عورتوں کے ووٹ (نوٹ) ۴
درس منتخبات قرآن (استمداد و استعانت) ۵-۷
نزہۃ الخواطر میں درج بعض علماء کے سنین وفات ۸-۹
تیمۃ الصبی (درس حدیث) ۱۰-۱۲
ہم نماز میں رفع یدین کیوں کرتے ہیں؟ ۱۳-۱۵
معیار محبت ۱۶-۱۸، ۲۱
متحدہ عرب امارات کی تبلیغی سرگرمیاں ۱۹-۲۰
اطلاعات و اعلانات ۲۱-۲۳
مدیر
حافظ صلاح الدین یوسف
علیم ناصری ایم اے
معاون
محمد سلیمان انصاری
سالانہ ـ ۵۰ روپے
فی پرچہ ـ ۵۰/۱ روپیہ
ممالک غیر سے ۲۰ پونڈ

مکتوب بنگلہ دیش

تحریک اہلحدیث کو یکجہتی اور مشترکہ لائحہ عمل کی ضرورت ہے

مدیر محترم! میرے ایک مخلص سعودی دوست نے تمام دنیا کی تحریکاتِ اہلحدیث کے لئے ایک متفقہ و مشترکہ لائحہ عمل اپنانے کے لئے میرے پاس اپنا خیال ظاہر کیا ہے اگرچہ اس بارے میں ہم بھی مدتِ دراز سے فکر کر رہے تھے۔ میں ان کے خیال کو اراکین جمعیت اہلحدیث پاکستان ہندوستان اور تمام منکرین جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ وھو ھذا۔

تحریک اہل حدیث کا جھنڈا بحمد اللہ آج تمام دنیا میں لہرا رہا ہے۔ مسلمان بالخصوص انگریزی تعلیم یافتہ شبان تقلید کی زنجیر اتار کر صحیح سنت کے مطابق چلنے کا عزم کر رہے ہیں۔ روز بروز ان کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ علماء متقدمین میں سے بھی بعض آہستہ آہستہ تقلید کے بندھن سے چھٹکارا پا کر اتباعِ سنت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اس وقت زعماء اہلحدیث برصغیر ہند و پاک سے لے کر برطانیہ تک سرگرم عمل ہیں مگر ہر ایک اپنے اپنے میدان میں الگ الگ کام کر رہا ہے اور ان کا باہمی تنظیمی تعلق نہیں۔ میرے خیال میں ہر جگہ تحریک میں یکجہتی قائم کرنے کے لئے ہم سب کو ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کرنا چاہیئے اس لئے پہلے برصغیر کے اراکین جمعیت کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہونا چاہیئے۔ پھر اسی کی تقسیم کار کے مطابق تمام دنیا کے جماعتی کارکنوں کے سالانہ اجتماع کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ہر طرح کے شرک و بدعت کے خلاف خالص اور بے لوث تحریک اہلحدیث کے نظریات تعلیمی، تبلیغی، تنظیمی، تربیتی، تحریری، تقریری، سیاسی و اقتصادی سب کچھ ایک ہی پلیٹ فارم پر ہونا چاہیئے۔ ہمارے شبان مادی، اشتراکی و تقلیدی تنظیموں میں پھنس کر جماعتی و تحریکی احساس کھو رہے ہیں ان کو واپس لانا چاہیئے۔ ہماری بدقسمت بہنیں اکثر مقلدین کے ساتھ رشتہ ازدواج کی وجہ سے طوعاً و کرھاً شرک و بدعات میں پھنسی ہوئی ہیں ان کو بچانے کا کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ہم نے بنگلہ دیش میں اپنی بساط کے مطابق دو برس پہلے سے "جمعیت خواتین اہل حدیث" کا پروگرام شروع کر رکھا ہے جو اب سانکھیرا اور راجشاہی دو ضلعوں میں زیرِ عمل ہے۔ ہماری خواتین بالخصوص انگریزی تعلیم یافتہ بہنوں کے درمیان یہ تحریک بہت مقبول ہو رہی ہے۔

مدیر محترم! میرے نزدیک دورِ حاضر میں تحریک اہلحدیث ہی حقیقی اور خالص اسلامی تحریک ہے۔ جان و مال اسی کے لئے وقف کرنا اور اسی کے لئے جاں بحق ہونا ہر مومن و متقی کی دلی تمنا ہونی چاہیئے۔ مادیین، دہریین، اشتراکیین اور مقلدین کے مقابلے میں خالص توحید و سنت کی شمع روشن کرنے کے لئے ہمیں تمام اندرونی اختلافات ترک کر کے واعتصموا بحبل اللہ کا زندہ پیکر بننا پڑے گا۔ مشرق وسطیٰ برصغیر ہند و پاک جہاں کہیں ہم رہیں جس کسی زبان میں ہم بولیں یا لکھیں ہمارے دل و دماغ میں ایک ہی سوچ ہونی چاہیئے۔ ہمارا لائحہ عمل کتاب و سنت ہے وہی ہماری اصل بنیاد ہے۔ اسی پر ہم جئیں گے اور اسی پر جان قربان کریں گے۔ اس کے عوض ہم صرف رضائے مولیٰ کے طالب ہیں لہٰذا کسی کی ناراضگی کی ہم پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ جمعیت شبان اہلحدیث بنگلہ دیش اسی کے مدنظر اپنا پروگرام لے کر اقدام کر رہی ہے۔ ہم آپ سے دعا کے خواستگار ہیں اور ساتھ ساتھ آپ کے ذریعہ جمعیت شبان اہلحدیث پاکستان کے بھائیوں کی خدمت میں اپنی دلی محبت اور ہمدردی کا ہدیہ پیش کر رہے ہیں۔ بالآخر مشترکہ لائحہ عمل کے بارے میں آپ جیسے [illegible] و مقدس ہستیوں کی خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ والسلام

طالب دعاء، محمد اسد اللہ الغالب [illegible] جمعیت شبان اہلحدیث بنگلہ دیش لیکچرار قسم اللغۃ العربیہ راجشاہی یونیورسٹی راجشاہی، بنگلہ دیش

نوٹ: جمعیت شبان اہل حدیث لاہور نے [illegible] خط لکھا مگر جواب نہیں آیا۔ [illegible] پتے پر منتظر ہیں۔ جمعیت شبان اہلحدیث امیر علی شاہ روڈ گوالمنڈی۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون دفتر الاعتصام — ۵۴۴۰۶ —
جلد — ۳۶
شمارہ — ۱

ہفت روزہ
الاعتصام
لاہور

فون: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف ۶۲۲۴۷
۶ ذوالقعدہ ۱۴۰۴ھ
۳ اگست ۱۹۸۴ء

الاعتصام کی سابقہ سال کی کارگزاری اور نئی جلد کا آغاز

الحمد للہ الاعتصام کے سابقہ شمارے پر پینتیسویں جلد اپنے اختتام کو پہنچی۔ حالیہ شمارے سے بعون اللہ و توفیقہ جلد ۳۶ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس دوران الاعتصام نے اپنے صحافتی کردار کو کس حد تک نباہا۔ اس کا فیصلہ قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے گزشتہ سال زندگی کے تمام شعبوں پر رائے زنی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دینی فریضے کو بھی کما حقہ ادا کرنے کی بساط بھر کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں کتاب و سنت کی بنیاد پر اپنے مسلک کی ترجمانی اور مجموعی طور پر ملتِ اسلامیہ کی فلاح و اصلاح کے لئے ہمارا قلم وقف رہا ہے۔ ہمارے اہم موضوعات میں درسِ قرآن، درسِ حدیث، احکام و مسائل، تاریخ و سیر اور نقد و تبصرہ شامل رہے ہیں۔ کتابوں پر تبصرے اپنے علم و مطالعہ کے مطابق کئے گئے ہیں۔ کسی کی بے جا تعریف یا کسی پر دانستہ تنقید ہمارا شیوہ نہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک یہ علمی بددیانتی کے مترادف ہے۔ تحقیقی مضامین متعدد اقساط میں شائع کئے گئے ہیں۔ اس تمام کارگزاری کو ایک نظر ملاحظہ کرنے کے لئے سابقہ شمارے میں ایک اشاریہ شائع کیا گیا ہے جس سے قارئین کرام آسانی سے مطلوبہ موضوع تلاش کر سکتے ہیں۔ اور ہماری مساعی کا اندازہ بھی فرما سکتے ہیں۔

ہم نے اپنے اداریوں میں معاشرتی موضوعات پر نہایت دیانتداری سے رائے زنی کرتے ہوئے معاشرتی قباحتوں اور ان کی اصلاح کے لئے حکومت اور عوام کو اپنے مشورے بھی پیش کئے ہیں جن پر بعض متاثرہ حلقوں نے خفگی کا بھی اظہار کیا ہے۔ خصوصاً ریڈیو، ٹی وی اور فلم پر ہم نے جس طرح نقد و جرح کا فریضہ انجام دیا اس پر فلم پسندوں اور ڈرامہ کے شائقین نے ہماری "قدامت پسندی" اور اپنی "ترقی پذیری" پر ہمیں اپنے مراسلوں کی "سوغاتیں" روانہ کی ہیں جن کے جواب کے لئے ہم نے الاعتصام کے صفحات کو ملوث نہیں کیا اور قَالُوا سَلَامًا پر عمل کیا ہے۔ معاشرے کی رگوں میں اس وقت کتنے ناسور فروغ پا چکے ہیں۔ یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ فحاشی، عریانی، غارتگری، چوری، سمگلنگ، عیاشی اور موسیقی نوازی، فلم سازی اور ڈرامہ بازی، اشیائے خوردنی تک میں ملاوٹ، دفتروں میں رشوت اور بدعنوانی، دینی حلقوں میں شرک و بدعت کی گرم بازاری، افسرانِ بالا میں تساہل اور غفلت پذیری، مزدوروں میں کارناکردگی اور ہڑتالیں، طلباء میں مطالبات کی آڑ میں تعلیم و تعلم میں تعطل بلکہ ہنگامہ بازی، عوام الناس میں دین سے بے اعتنائی اور رسم و رواج میں اسراف و تبذیر کی دوڑ، غرض ؎

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

کا سا سماں طاری ہے۔ ہماری معروضات پر کوئی توجہ دے نہ دے ہم نے حق ابلاغ ادا کیا ہے اور الحمد للہ لومۃ لائم کی فکر نہیں کی۔ اگرچہ ہم ہاتھ سے تو کسی کو درست کرنے کی ہمت نہیں پاتے بلکہ حکومت کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ میں یہ

طابع: چوہدری عبدالغنی نسیم، مطبع: ادبی پرنٹرز، لاہور، ناشر: محمد عطاء اللہ حنیف۔ مقام اشاعت، شیش محل روڈ۔ لاہور

طاقت نہیں ہے ؎

طاقت جلوۂ سینا نہ تو داری و نہ من

البتہ زبان وقلم سے اپنے فریضے سے غفلت نہیں برتی جس کی جزا اللہ کے پاس ہے۔

ادارہ "دارالدعوۃ السلفیہ" کی کارکردگی الاعتصام کے ذریعے قارئین تک پہنچ رہی ہے جہاں خالص علمی کام اپنی کئی منزلیں طے کر کے آگے جا چکا ہے۔ جس کے لئے ہم اپنے معاونین اور سرپرستوں کے بے حد ممنون ہیں اور آئندہ بھی ان سے اسی دینی وجماعتی جذبہ و ایثار کی توقع رکھتے ہیں۔ نیز اہل قلم معاونین کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جنہوں نے نہایت دیدہ ریزی سے اہم دینی اور ملی مسائل پر مضامین رقم فرمائے امید ہے وہ آئندہ بھی اسی خلوص ومعاونت سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔

آخر میں ہم اپنے قارئین اور اہل علم وخبر حضرات سے الاعتصام کے صوری ومعنوی حسن میں اضافے کے سلسلے میں ان کے مشوروں کے منتظر رہیں گے اور نئے سال کے آغاز پر ان کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کے متمنی رہیں گے، نیز ہم یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ وہ "الاعتصام" کی توسیع اشاعت میں بھی کوشاں رہیں گے تاکہ قرآن وحدیث کی یہ خالص آواز زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے اور یہ چمن نغمۂ توحید سے معمور ہو جائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

انتخابات اور عورتوں کے ووٹ

ہمارے ملک میں انتخابی فہرستوں میں عورتوں کے بھی ووٹ درج ہوتے ہیں اور انتخابات کے مواقع پر عورتیں بھی اسی جوش وخروش سے ووٹ ڈالنے آتی ہیں جس طرح مرد آتے ہیں۔ مگر چونکہ ان میں ان پڑھ اور سیاسی ہتھکنڈوں سے ناواقف عورتوں کی اکثریت ہوتی ہے اس لئے ووٹوں میں دھاندلی کروانے والے امیدواروں کی کارکن عورتیں اس صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اکثر جعلی ووٹ بھگتانے میں کامیاب رہتی ہیں اسی قسم کی جعلسازی اور بدعنوانی کے پیش نظر حکومت نے آئندہ انتخابات کے لئے عورتوں پر لازمی قرار دے دیا ہے کہ وہ اپنی تصدیق شدہ تصاویر پیش کر کے ووٹ ڈالیں۔

انتخابات میں حکومت عموماً پیش بندیاں اور احتیاطی احکام نافذ کیا ہی کرتی ہے مگر اس کے باوجود یہاں دھاندلی کا ارتکاب کرنے والے کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی لیتے ہیں اور جعلی ووٹ بھگتانے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔ قطع نظر اس کے کہ ہم انتخابات کے اس طریقہ کار کو اسلام کے کہاں تک قریب سمجھتے ہیں۔ اس وقت عورتوں کے ووٹوں پر اپنی معروضات پیش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں ...... تاریخ اسلام شاہد ہے کہ خلفا کے انتخابات میں جتنے بھی طریقے استعمال ہوئے ان میں کہیں بھی عورت کو رائے دینے کا اہل نہیں سمجھا گیا اور نہ اس دور کی خواتین نے ایسا کوئی مطالبہ پیش کیا ہے۔ بنا بریں عورتوں کو حکومت کے نمائندوں کے انتخابات میں حصہ دار بنانا محض فرنگی مدنیت کی نقالی اور نام نہاد ترقی پسندی کی جھوٹی نمائش ہے جس نے نہ صرف عورت کو ووٹر ہی بنایا ہے بلکہ اسے اسمبلی کی ممبر اور وزیر تک بنا کر اسلامی روایات کی نفی کی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ عورت کی ووٹر کی حیثیت ختم کرنے سے کوئی ترقی رک جائے گی۔ اور ملک کی معیشت معاشرت، سیاست اور دینی کارکردگی میں کوئی کمی واقع ہو جائے گی اگر عورت کی ووٹر کی حیثیت کو ختم کر دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ انتخابات میں دھاندلیوں اور بدعنوانیوں کا امکان ختم ہو جائے گا بلکہ اسلام کی رو سے بھی موجودہ حکومت کا یہ اقدام اسلام کے قریب تر ہی تصور ہو گا۔ اس لئے ہم مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک (رکن وفاقی مجلس شوریٰ) کی اس تجویز کی تائید کرتے ہیں جو انہوں نے جنرل ضیاء الحق کو پیش کی ہے کہ عورتوں کو ووٹ کا حق نہ دیا جائے (نوائے وقت ۲۲ جولائی ۱۹۸۴ء) ہم حکومت سے عرض کریں گے کہ وہ اس تجویز پر پوری سنجیدگی سے غور کرے تاکہ انتخابات میں دھاندلی کا ایک بڑا راستہ بند ہو جائے

وما علینا الا البلاغ

درسِ منتخباتِ قرآن

(قسط نمبر ۱)

ترتیب و تبصرہ: پروفیسر عبداللہ شاہین ، حافظ آباد

اِستمداد و استعانت

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ترجمہ: (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ۔

اس نئی جلد سے ہم منتخبات قرآن کا درس بھی بعون اللہ و توفیقہ شروع کر رہے ہیں ۔ اس کے لئے پروفیسر شاہین صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انشاء اللہ مستقل طور پر لکھ کر بھیجتے رہیں گے ۔ ادارہ بھی حسب ضرورت و اقتضاء اس میں حک و اصلاح اور اضافے کا اہتمام کرے گا ۔ ــ ــ اس عنوان کے تحت قرآن کی کسی آیت کا انتخاب کر کے اس کی جو مختلف تفسیریں اردو مفسرین نے اپنے اپنے انداز اور رنگ میں کی ہیں ، انہیں اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے گا اور ان میں اگر کوئی پہلو قابلِ نقد ہوا تو اس کی توضیح کی جائے گی ۔ اس سے انشاء اللہ تفسیر قرآن کے ساتھ ساتھ اُن فکری گمراہیوں کی نشاندہی بھی ہو جائے گی جو قرآنی حواشی اور تفاسیر میں راہ پا رہی ہیں ۔ اس کی پہلی قسط آج کی اشاعت میں ہدیۂ ناظرین ہے ۔ اُمید ہے کہ یہ مفید سلسلہ قارئین کی دلچسپی اور ازدیادِ بصیرت کا باعث ہوگا ۔ وبیداللہ التوفیق والتکمیل ۔ (ادارہ)

تفاسیر

تفسیر ابن کثیر

لغت میں عبادت کہتے ہیں ذلت اور پستی کو ، اور شریعت میں عبادت نام ہے محبت ، خشوع و خضوع اور خوف کے مجموعے کا ۔

لفظ اِیَّاکَ کو پہلے لائے اور پھر دُہرایا تاکہ اس کی اہمیت ہو جائے اور عبادت اور طلب مدد اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہو جائے ۔

تو اس جملے کے معنی ہوئے کہ ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتے ۔ کامل اطاعت اور پورے دین کا حاصل صرف یہی دو چیزیں ہیں ۔ بعض سلف کا فرمان ہے کہ سارے قرآن کا راز سورۂ فاتحہ میں ہے اور پوری سورت کا راز اس آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں ہے ۔

آیت کے پہلے حصے میں شرک سے بیزاری کا اعلان ہے ۔ اور دوسرے جملے میں اپنی طاقتوں اور قوتوں کا انکار ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے تمام کاموں کی سپردگی ہے ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے خطاب کیا گیا جو نہایت لطافت اور مناسبت رکھتا ہے ۔ اس لئے کہ جب بندے نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی تو گویا قربِ خداوندی میں حاضر ہو گیا اور خدا کے حضور میں پہنچ گیا ۔ اب اس مالک کو خطاب کر کے اپنی ذلت و مسکینی کا اظہار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ خدایا ہم تو تیرے ذلیل بندے ہیں ۔ اور اپنے تمام کاموں میں تیرے ہی محتاج ہیں ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ

کے معنیٰ یہ ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم خاص تیری ہی ذات سے امید رکھتے ہیں۔ تیرے سوا کسی اور کی نہ تو عبادت کریں، نہ ڈریں، نہ امید رکھیں، اور اِیَّاكَ نَسْتَعِین سے یہ مراد ہے کہ ہم تیری تمام اطاعت پر اور اپنے تمام کاموں میں تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

احسن التفاسیر

اِیَّاكَ نَعْبُدُ کے شروع سورہ سے یہاں تک حمد و ثنا کا ذکر تھا۔ اور حمد و ثنا مدح کی غائبانہ حالت میں اعلیٰ درجہ کہلاتی ہے اس لیے یہاں تک غائب کے صیغے تھے۔ اس آیت سے دعا کی حالت شروع ہوئی اور دعا میں حاضری مناسب ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے طرزِ کلام بدلا۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ کے معنے اس طرزِ کلام کے موافق یہ ہوئے کہ یا اللہ سوا تیری ذات کے اور کسی کی عبادت ہم نہیں کرتے۔ کیونکہ تو نے ہی ہم کو پیدا کیا اور تیری ہی ہدایت سے ہم کو عبادت کی توفیق ہوئی۔

وَاِیَّاكَ نَسْتَعِین اور یا اللہ ہماری قابلِ قبول عبادت میں شیطان کا وسوسہ اور خواہش نفسانی ہر طرح سے مارج ہے۔ اس لئے ہم تیری ذات پاک سے قابلِ قبول عبادت کے ادا ہونے کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ جب عبادت میں وسوسۂ شیطانی کا دخل ہوگا، اس میں نمائش اور ریاکاری کا اور جب عبادت میں خواہش نفسانی ہوگی اُس میں بدعت کا اندیشہ ہے۔ اور عبادت کا یہ اندیشہ اور نقصان بغیر تیری مدد کے رفع نہیں ہو سکتا۔

تفہیم القرآن

عبادت کا لفظ عربی زبان میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) پوجا اور پرستش (۲) اطاعت اور فرمانبرداری (۳) بندگی اور غلامی۔ اس مقام پر تینوں معنیٰ بیک وقت مراد ہیں۔ یعنی ہم تیرے پرستار بھی ہیں، مطیع فرمان بھی ہیں اور بندہ و غلام بھی۔ اور بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ ہم تیرے ساتھ یہ تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ واقعی یہ حقیقت ہے کہ ہمارا یہ تعلق صرف تیرے ہی ساتھ ہے۔ ان تینوں معنوں میں بھی کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے۔

.... یعنی تیرے ساتھ ہمارا تعلق محض عبادت ہی کا نہیں ہے بلکہ استعانت کا تعلق بھی ہم تیرے ہی ساتھ رکھتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ساری کائنات کا رب تو ہی ہے اور ساری طاقتیں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اور ساری نعمتوں کا تو اکیلا مالک ہے۔ اس لئے ہم اپنی حاجتوں کی طلب میں تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔ تیرے ہی آگے ہمارا ہاتھ پھیلتا ہے اور تیری مدد ہی پر ہمارا اعتماد ہے۔ اسی بنا پر ہم اپنی یہ درخواست لے کر تیری خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔

تفسیر حقانی

پہلی تین آیتوں میں (الحمد سے یوم الدین تک) خدا تعالےٰ نے بہت سی حکمتوں کی رعایت رکھ کر اپنے تقرب کا رستہ بتلایا ہے کہ کون سی روحانی سڑک پر چل کر شہر مقصود تک پہنچے؟ آیا کسی درخت سے اُلٹا لٹکے یا دنیا کے طیبات چھوڑ کر لنگوٹا باندھ کر کسی تالاب یا دریا کے کنارے بیٹھے کہ جس سے محبوبِ حقیقی کا وصال ہو.... اس رحمٰن و رحیم نے اپنی رحمت سے الہام کے ذریعے اس مشکل کو حل کر دیا اور اپنے طرف آنے کا رستہ سہل کر دیا۔ کہ اے طالبانِ نجات ان الفاظ کے رنگِ معانی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ تو تمہاری رُوح کا تمام زنگ دُور ہو جائے گا۔

(الغرض یہ متفق علیہ ہے کہ جب تک رُوح کو صفائی نہیں اُس (خدا) تک رسائی نہیں اور رُوح میں کئی طور سے تاریکی پیدا ہوتی ہے ..... یہ کہ یا تو سرے سے خدا تعالےٰ کے وجود اُس کی صفات و قدرت و عظمت کا قائل نہ ہو۔ یا یہ کہ قیامت اور جزا و سزا کا تو اعتقاد ہو مگر اپنے اوہام باطلہ سے بعض شخص کی نسبت یہ عقیدہ ہو کہ وہ جس طرح چاہیں گے اپنے معتقدوں کو فائز المرام کریں گے اور خدا تعالےٰ کے عذاب سے مانع آویں گے اس لئے نذر و نیاز، استمداد میں اُن کو شریک کرتے ہیں جیسا کہ نصاریٰ حضرت مسیحؑ کو کفارہ سمجھ کر مطمئن ہو گئے ہیں۔ اس طرح اور بھی صدہا جُہلا ہیں کہ اپنے بزرگوں کو مالک و مختار جانتے ہیں۔

سوال: اہلِ اسلام بھی تو اپنے نبیؐ کو شفیع روزِ محشر جانتے ہیں؟۔

جواب: شفاعت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رحیم ہے۔ اپنے
ں کی معرفت رحمت ظاہر کرے گا۔ نہ یہ کہ آں حضرت خدا کے شریک
کر اُمت کے عذاب کو رفع کریں گے اور خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے،
ن کے معتوب و مغضوب کو جنت میں لے جائیں گے، یہ اہلِ اسلام
عقیدہ نہیں۔ ..... اس وقت ایسے ہی خیالاتِ فاسدہ
تمام عالم کو تاریک کر رکھا ہے۔ اس لئے معجزۂ نبوت کے لئے
ری ہے کہ وہ اس خراب بات کو مٹا دے بالخصوص اُس نبی کے
لئے جو تمام عالم کا نبی ہو۔ مگر اس خیالِ فاسد کے مٹانے کے
تنہا معجزات کافی نہیں۔ کیونکہ عجب نہیں کہ اس نبی کو بھی
زات کی وجہ سے ایک معبود سمجھ بیٹھیں جیسا کہ عیسائیوں نے
ن کو خدا سمجھ لیا۔ لہٰذا کسی برہانِ قوی سے تمام مجموعۂ عالم کو
کا محتاج اور حادث (مخلوق) ہونا اور ان کے سب کمالات
ان کی زندگی کا مستعار ہونا دکھایا جاوے۔ اور کسی مالک،
ر، قادر، علیم اور رحیم کا ہر وقت دستِ نگر ہونا مشاہدہ
دیا جاوے تاکہ پھر اور کسی چیز کو استحقاقِ عبادت عقلِ سلیم
نزدیک نہ رہے اور نہ کسی سے مدد مانگنے کی حاجت پڑے۔
لئے خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں اول تینوں آیتوں میں تمام
م کا محتاج ہونا اور اپنا ہر طرح کا قادر و رحیم ہونا ثابت کر کے
ے کے دل پر وہ ذاتی تجلی فرمائی کہ ہر چیز اس کی نظروں میں
ئی اور خدا کی عبادت و استعانت کا اقرار کرنا پڑا۔ کیونکہ
کے سوا جو کچھ ہے وہ اس کے دامنِ تربیت تلے محتاجانہ
ورش پاتا ہے۔ وہ خود محتاج ہیں۔ ان کی ہستی بھی گھر کی
یں، چہ جائیکہ اور کمالات۔ ان سے کوئی کیا خاک مدد مانگے۔

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا

پس خدا تعالیٰ نے بندہ کے منہ سے یہ اقرار کرایا کہ ہم
ھ سے مدد مانگتے ہیں تو تمام غلط مذاہب کو مٹا دیا۔ اور
توحید رکھ دیا۔

سوال: بلاشک جو قومیں مخلوق پرستی کرتی ہیں خواہ
مخلوق کو اُس (خدا) کا مظہر بنا کر پوجیں یا جہتِ قبلہ کی توجیہ
کریں۔ بہرحال صریح گمراہی میں ہیں۔ مگر بعض مسلمان بھی تو اس
سے بری نہیں۔ دیکھئے کوئی تعزیہ کو پوجتا ہے کوئی کسی قبر کو
سجدہ کرتا ہے۔

جواب: اس سے اسلام پر کوئی عیب نہیں لگتا کیونکہ
اسلام نے ان باتوں کی ممانعت کر دی ہے۔ جو کرے وہ اسلام کا
مجرم ہوگا۔ پس خالص مسلمان تو ان باتوں کے پاس بھی نہیں جاتے
اُن ہندوؤں کی صحبت سے اگر بعض جہلاء ایسا کرتے ہیں تو بُرا
کرتے ہیں۔

..... ایاك نعبد و ایاك نستعین کہہ کر عبادت
کو مقدم کیا اور استعانت کو مؤخر ..... کہ عبادت وسیلہ ہے
اور استعانت و سوال مطلب۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ استعانت
اسی سے چاہتے ہیں جس کی عبادت کرتے ہیں جو لوگ ہمیشہ عبادت گزاری
کرتے ہیں اور اپنی حاجات کا اظہار مولا سے نہیں کرتے نہ اس سے
طالب امداد ہوتے ہیں تو ان سے کسی قدر غرور نخوت آیا کرتی ہے۔
اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا، عبادت کا مغز ہے۔

معارف القرآن ۳

اس آیت میں ایک پہلو حمد و ثنا
کا اور دوسرا دعا و درخواست کا
ہے۔ نَعْبُدُ عبادت سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کسی کی انتہائی
تعظیم و محبت کی وجہ سے اس کے سامنے اپنی انتہائی عاجزی کا اظہار
کرنا۔ نَسْتَعِيْنُ استعانت سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کسی سے
مدد مانگنا۔ پچھلی تینوں آیتوں (الحمد للہ ..... مالک یوم الدین)
میں انسان کو متنبہ کر دیا گیا کہ وہ اپنے ماضی، حال اور مستقبل میں
صرف اللہ کا محتاج ہے کہ اُسے ماضی میں نابود سے بود کیا، حال
میں پرورش کا سلسلہ جاری ہے اور مستقبل میں بھی وہ خدا ہی کا محتاج
ہے کہ روزِ جزا اُس ذات کے سوا کوئی کسی کا مددگار نہیں ہو سکتا۔ اس
کا نتیجہ لازمی یہ ہے کہ ہر ایک عاقل انسان پکار اُٹھے کہ ہم تیرے
سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ حاجت روا
صرف ایک ہی ذات اللہ تعالیٰ ہے تو عقلی و طبعی تقاضا یہ

(باقی ص ۱۸ پر)

مولانا عبدالعزیز اعظمی عمری، مئو۔ ہند

"نزہۃ الخواطر" (جلد ۸) میں درج بعض علماء کے سنینِ وفات

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی لکھنوی ؒ (والد گرامی مولانا ابوالحسن علی ندوی حفظہ اللہ) جن کی وفات ۱۹۲۳ء میں ہوئی۔ ہندوستان کی ایک بلند پایہ علمی شخصیت، بالخصوص عربی زبان میں اپنے وقت کے یگانۂ روزگار تھے۔ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی اہم ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی بڑا وقیع کام کیا ہے جو ان کی یادگار ہیں۔ "نزہۃ الخواطر" بھی (جس کے متعلق گذشتہ "الاعتصام" میں بتلایا گیا تھا کہ مولانا شمس الحق ڈیانوی صاحب عون المعبود نے بھی اس کی تالیف میں بے لوث تعاون فرمایا تھا) مولانا مرحوم کی عربی زبان میں ایک اہم کتاب ہے۔ جو آٹھ جلدوں میں ہے اور جس میں برصغیر پاک و ہند کے ساڑھے چار ہزار علماء و اعیان کا تذکرہ ہے۔

اس کتاب کی آٹھویں جلد میں کچھ علماء کے سن وفات (جو غالباً فاضل مؤلف کو مل نہیں سکے) درج نہیں ہیں یا غلط درج ہیں جا اثریہ دار الحدیث مئو (ہند) کے مفتی جناب مولانا عبدالعزیز صاحب اعظمی عمری کی بیاض میں ان میں سے بہت سے علماء کے سنینِ وفات درج ہیں جسے انہوں نے افادۂ عام کی غرض سے ماہنامہ "آثار" مئو (ہند) میں شائع کر دیا ہے، ساتھ ہی کتابوں اور اخباروں کے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں جن سے سن وفات کی مزید تصدیق ہو جاتی ہے۔ ہم یہ مضمون اہل علم کے افادے کے لئے مجلہ مذکور کے شکریہ کے ساتھ الاعتصام میں شائع کر رہے ہیں تاکہ جن اہل علم کے پاس "نزہۃ الخواطر" ہو وہ اس کے مطابق سنِ وفات اس میں درج کر لیں (ص۔ ر۔ ی)

اسماء گرامی	صفحہ نزہۃ الخواطر	سن وفات	حوالہ
۱۔ مولانا احمد اللہ صاحب محدث دہلوی	ص ۲۷ ج ۸	۲۹ صفر سنہ ۱۳۶۲ھ	اخبار اہلحدیث امرتسر سنہ ۱۳۶۳ھ
۲۔ مولانا تلطف حسین صاحب		۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ سنہ ۱۹۱۶ء	اخبار اہلحدیث ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ
۳۔ مولانا عبدالجبار عمر پوری		سنہ ۱۳۳۴ھ	تراجم علماء حدیث ہند ص ۱۶۶
۴۔ مولانا عبدالرحمن غازی پوری	ص ۲۴۱ ج ۸	سنہ ۱۳۳۴ھ	۲۱ شعبان اہل حدیث امرتسر
۵۔ مولانا عبدالرحمن الکٹھوی	ص ۲۴۴ ج ۸	سنہ ۱۳۶۴ھ	اہلحدیث امرتسر، ۳۱ اگست سنہ ۴۵
۶۔ مولانا عبدالرحمن دہلوی	ص ۲۴۷ ج ۸	۱۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۸ھ	تراجم علماء حدیث ہند ص ۱۶۷
۷۔ مولانا عبدالعزیز لکھنوی		سنہ ۱۳۲۴ھ	حیات وحید الزمان از عبدالحلیم چشتی ص
۸۔ مولانا عبدالغفور رمضان پوری		سنہ ۱۳۴۸ھ	اہلحدیث امرتسر، ۵ جمادی الاخریٰ
۹۔ مولانا عبدالکریم ہزاروی		اپریل سنہ ۱۹۱۴ء سنہ ۱۳۳۲ھ	حاشیہ حیات شبلی ص ۴۴۶
۱۰۔ مولانا عبداللہ جیراجپوری		۶ شعبان سنہ ۱۳۰۷ھ	تراجم علماء حدیث ہند ص ۳۸۴

درسِ حدیث

تنقیح وتہذیب: حافظ صلاح الدین یوسف

تمیمۃ الصبیّ فی ترجمۃ الاربعین من احادیث النبیّ

(تالیف: حضرت والاجاہ نواب سیّد محمد صدیق حسن خانؒ۔ متوفی ۱۳۰۷ھ)

مجدد العلوم حضرت والاجاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم ومغفور (متوفی ۱۳۰۷ھ - ۱۸۹۰ء) کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کی تصنیفات کا دائرہ ہی اتنا وسیع اور متنوع ہے کہ کوئی موضوع ان کی فکری کاوش سے محروم نہیں رہا۔ یعنی نواب صاحب موصوف نے خوب لکھا ہی نہیں بلکہ ہر موضوع پر دادِ تحقیق دی ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی تصنیفی زبان بھی کوئی ایک زبان نہیں بلکہ تین زبانیں ہیں۔ عربی، فارسی اور اردو۔ آپ کی اگرچہ اہم اور ضخیم علمی کتابیں عربی اور فارسی میں ہیں تاہم اردو زبان میں بھی آپ کی متعدد کتابیں اور رسالے ہیں۔ جو نواب صاحب نے اپنی زندگی کے آخری چند سالوں میں تحریر فرمائے تھے اور جن کا موضوع بالعموم اخلاقیات اور انسانی زندگی میں روزمرہ پیش آنے والے مسائل ہیں یا پھر احادیث کے مجموعوں کے تراجم ہیں، جیسے توفیق الباری (ترجمہ "الادب المفرد" للبخاری) وغیرہ۔

برصغیر پاک وہند میں بولی جانے والی یہ زبان — اردو — آج کل جس طرز اور اسلوب میں لکھی جاتی ہے، ظاہر بات ہے کہ ایک صدی قبل جب کہ یہ زبان ابھی گھٹنوں کے بل چلنا سیکھ رہی تھی، اس کا طرز اس سے مختلف تھا جو اب متروک ہو گیا ہے۔ بنا بریں ضرورت اس امر کی ہے کہ نواب صاحب کی جملہ اردو کتابیں زبان و بیان کے معمولی ردّوبدل اور اصلاح کے ساتھ دوبارہ شائع ہوں تاکہ موجودہ دور کے لوگ ایک صدی قبل کے نامانوس طرزِ تحریر کی وجہ سے ان سے استفادے سے محروم نہ رہیں — ذیل کی کتاب نواب صاحب کی ایک اہم کتاب "تمیمۃ الصبیّ فی ترجمۃ الاربعین من احادیث النبیّ" کی ایک ایسی ہی منقح ومہذب شکل ہے، جسے زبان کے نوک پلک درست کرکے "الاعتصام" میں شائع کیا جا رہا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو بعد میں اسے کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ واللہ ھو الموفق والمعین۔

یہ کتاب اگرچہ نواب صاحب نے بچوں کے لئے لکھی تھی (جیسا کہ اس کے عربی نام سے ظاہر ہے) جس میں چالیس مختصر احادیث نبویہ مع ترجمہ ومختصر تشریح جمع کردی ہیں، لیکن بڑوں کے لئے بھی یہ کتاب نہایت مفید اور اہم ہے۔ بہرحال ذیل میں اس کی پہلی قسط ملاحظہ فرمائیں۔ اُمید ہے کہ بالاقساط یہ سلسلہ بعون اللہ وتوفیقہ جاری رہے گا (ص - ی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ علیٰ نبیّہ وآلہ وصحبہ

یہ کتاب ایسی چالیس احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کا مجموعہ ہے جو دو دو یا تین تین کلموں پر مشتمل ہیں، اور سنداً بالکل صحیح ہیں، نفع عام کی خاطر میں اُردو ترجمہ اور شرح کے ساتھ اس کو شائع کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اس مجموعے کا نام تمیمۃ الصبیّ فی ترجمۃ الاربعین من احادیث النبیّ ہے۔

۱۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

حدیث اول

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ [1]

"سارے کاموں کا اعتبار نیت سے ہے"

فائدہ:۔ یعنی کوئی عمل قلب اور قالب اور فعل و ترک اور قول و اعتقاد اور عادت و عبادت بغیر نیت کے قبول نہیں۔ اور نیت دل کا کام ہے جب دل میں ارادہ ہو تو پھر زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر زبان سے کہا مگر دل غافل ہے تو اس طرح زبان سے کہنے کا اعتبار ہی کیا ہے؟ اسی لئے اہل حدیث کہتے ہیں کہ نماز کی نیت زبان سے کرنا بدعت ہے اور فقہاء کہتے ہیں کہ مستحب ہے تاکہ زبان دل کے اور ظاہر باطن کے مطابق ہو جائے۔ لیکن زبان سے نیت کرنا نہ سنت نبوی ہے نہ سنت اصحابؓ و تابعین و تبع تابعین بلکہ احداث (نو ایجاد) فقہائے متاخرین ہے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ "مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے" اس لئے کہ تنہا نیت بغیر عمل کے بھی عبادت ہے اور اس پر اجر و ثواب بھی مترتب ہوتا ہے۔ بخلاف عمل کے کہ اس کا ثواب نیت پر موقوف ہے۔

دوسرے، یہ کہ محل نیت دل ہے اور دل معرفت کی جگہ ہے۔ پس جو چیز معرفت کی جگہ سے پیدا ہو وہ اُس چیز سے بہتر ہے جو محل معرفت سے پیدا نہ ہو۔

تیسرے، یہ کہ نیت پائدار اور باقی رہنے والی چیز ہے اور عمل فنا ہو جانے والا ہے اور دوزخیوں اور بہشتیوں کا دوزخ اور بہشت میں رہنا ہمیشہ نیت کے موافق ہوگا، اگر دوزخ و جنت کا یہ عذاب و ثواب بقدر عمل کے ہوتا تو اس میں دوام اور ہمیشگی نہ ہوتی، بقدر زمانۂ عمل کے ہوتا۔

چوتھے، یہ کہ عمل، ریا سے مل کر فاسد ہو جاتا ہے اور نیت باطن میں ریا کو دخل نہیں۔ بعض آثار میں آیا ہے کہ "جب فرشتے بندوں کے اعمال آسمان پر لے جاتے ہیں، حق تعالیٰ بعض فرشتوں سے فرماتا ہے کہ فلاں بندے کے نامۂ اعمال میں فلاں عمل خیر لکھو۔ فرشتہ کہتا ہے۔ بار الٰہا! اُس نے تو یہ عمل کیا ہی نہیں، میں کیونکر لکھوں؟ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُس نے اس عمل خیر کی نیت کی تھی۔"

پانچویں، یہ کہ اعمال خیر بے حد بے حساب ہیں اور مومن تمام اعمال خیر کی نیت رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ سارے عمل ادا کرے۔ لیکن سارے عمل کون کر سکتا ہے؟ سو بہ سبب نیت کے اُس کو سارے اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ اور مجرد نیت سے بھی وہ عمل حسنہ اس کے نامۂ عمل میں درج ہو جاتا ہے بلکہ ترک گناہ کی نیت بھی ایک حسنہ (نیکی) لکھی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک کام میں کئی نیتیں کرے گا تو سب کا ثواب ملے گا۔ اور اگر ایک ہی نیت کرے گا تو ایک ہی کام کا ثواب ملے گا۔ جیسے کسی ہمسائے فقیر کو، نیت سے دے کہ یہ حاجت مند ہے تو اس صورت میں اُسے صرف صدقے کا ثواب ملے گا (صلہ رحمی کا نہیں)، اور اگر اس کو نیت قرابت کے دے گا تو اس کو صرف صلہ رحمی کا اجر ملے گا (ہمسائیگی و قرابت کا نہیں)، اور اگر دیتے وقت اس کی حاجت مندی اور قرابت و ہمسائیگی دونوں کی نیت کرے گا تو دونوں چیزوں کے ثواب کا مستحق ہوگا۔

ایک شخص مسجد میں بیٹھتے وقت یہ نیت کرے کہ خانۂ خدا کی زیارت حاصل ہو، صحبت ناجنس سے علیحدگی ہو۔ گناہوں سے اجتناب کا موقع ملے، یاد خدا کے لئے تنہائی میسر آئے۔ قرآن کی تلاوت کرے اور نماز کا انتظار کرے وعلیٰ ہذا القیاس تو اسے ان سب نیتوں کا ثواب ملے گا۔

اور کبھی عمل مباح بھی بسبب نیت خیر کے عبادت محض سے بہتر ہو جاتا ہے جیسے اس نیت سے سو رہنا یا جائز خوش طبعی کرنا کہ اس کے بعد نماز سکون اور اطمینان سے ادا ہو۔ یہ یقیناً اس نماز سے بہتر ہے جو سستی اور کاہلی سے پڑھی جائے۔

اسی طرح اگر ان کاموں کو بُری نیت سے کرے گا تو سب کا گناہ ملے گا۔ جیسے مسجد میں اس نیت سے جائے کہ راستے میں خوبصورت لڑکی دیکھنے کو ملے گی یا مسجد میں جا کر فخر اور بڑائی کے

---

[1] مشہور حدیث ہے جو صحیح بخاری اور دیگر کتب صحاح میں ہے (ص،ی)

نمار کے لئے علمی بحث کرے یا خوشبو اس واسطے لگائے کہ اس طرح اس کی ثروت و زینت ظاہر ہو۔

ملحوظہ: یاد رہے کہ نیتِ خیر سے کوئی عمل حرام جائز نہیں ہو سکتا۔ جیسے کوئی شخص اس نیت سے شراب پئے کہ نماز کے لئے قوت پیدا ہو، یا اس لئے راگ سنے کہ یادِ الٰہی اور ذوق و شوقِ خدا پیدا ہو۔ یا مالِ حرام سے مسجد بنائے یا حج کرے یا زکوٰۃ دے کہ غریبوں کی حاجت روائی ہو۔ یہ سب کام حرام یا مکروہ ہیں، جو باعثِ ثواب نہیں، موجبِ عذاب ہیں۔

۲۔ روزہ ڈھال ہے

حدیثِ دوم: اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ) "روزہ سپر (ڈھال) ہے"۔

فائدہ:۔ اہلِ ریاضت نے کہا ہے کہ روزہ گنہگار کے لئے جُنّہ (ڈھال) ہے۔ جس طرح ڈھال تیر، گولی اور تلوار وغیرہ سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ روزے دار کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔ یعنی جب روزہ رکھے گا تو قوتِ شہوت ضعیف ہوگی، شیطان کا آنا جانا بند ہوگا، گناہ نہ ہوں گے۔ جب نہ ہوں گے تو آپ ہی دوزخ سے بچے گا۔ اور نیک آدمی کے لئے روزہ جنت ہے۔ یعنی دخولِ بہشت کا سبب ہے اور روزے میں ریاء کو دخل نہیں اس لئے کہ حدیث میں ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ "روزہ خاص میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"۔ اور سخی کا وعدہ جب مجمل ہوتا ہے تو اس میں بڑی گنجائش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی کریم اور جواد ہے، وہ وعدہ فرما کے کیا کچھ نہ دے گا۔ اور روزے میں بڑا صبر کرنا پڑتا ہے۔ کھانے پینے سے، جماع کرنے سے، غیبت، جھوٹ بولنے سے۔ اور صبر کرنے والوں کا اجر بھی بے حساب ہے۔

۳۔ ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے

حدیثِ سوم:۔ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ (رواہ مسلم)

"ہر چیز تقدیر کے مطابق ہے"

فائدہ:۔ یعنی جو کچھ دنیا میں خیر و شر سے واقع ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ بس اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ اور بندہ کاسب (کمائی) اور جد و جہد کرنے والا، نہ بالکل مجبور ہے۔ جیسا کہ فرقہ جبریہ کا کہنا ہے نہ مختارِ کُل جیسا کہ فرقہ قدریہ کا عقیدہ ہے بلکہ اصل بات بیچ بیچ کی ہے کہ اس کی حقیقت سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں نہ پیر کو نہ پیغمبر کو نہ غنی کو نہ فقیر کو۔ اور اس مسئلے میں غور و فکر کرنا منع ہے۔ اس لئے کہا ہے کہ یہ ایسا بھید ہے کہ جس پر نبی ولی بھی مطلع نہیں۔ یہ بھید سوائے جنت کے اور کہیں نہیں کھلے گا یہ مشکل وہیں حل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سارے مسلمانوں کو بہشت نصیب کرے کہ اس بھید کی حقیقت کھلے۔ (باقی)

ایک ضروری نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ میں ہوا ہے۔ اس کے ایک ماہ بعد جون میں مولانا محمد بشیر سہسوانی کا انتقال ہوا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لکھا کہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے کہ مرزا کا پہلے انتقال ہوا۔ ورنہ معلوم نہیں یہ حضرات کیا گل کھلاتے۔ مرزا قادیانی اور سہسوانی کے درمیان دہلی میں ایک مرتبہ ۱۳۱۲ھ میں مناظرہ ہوا تھا جس میں مرزا نے شکست کھائی۔ "الحق الصریح فی اثبات حیوۃ المسیح" میں مولانا نے مفصل کیفیتِ مناظرہ درج کی ہے۔

مولانا صاحب مرحوم کا انتقال پہلے ہو جاتا تو قادیانی حضرات فوراً شور مچاتے کہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور کاذب نے صادق کی موجودگی میں وفات پائی۔

مولانا اسمٰعیل صاحب علیگڑھی نے قادیانی دعوے کی تردید میں ایک رسالہ لکھا تھا جس کا نام ہے "اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح" جس کا جواب مرزا نہ دے سکا۔ جب مولانا علیگڑھی شوال ۱۳۱۰ھ مطابق ۲ مئی ۱۸۹۳ء کو فوت ہوگئے تو مرزا نے لکھ دیا "مولوی اسمٰعیل نے صفائی سے خدا کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ مر جائے۔ سو خدا نے اس جہان سے جلد تر رخصت کر دیا"۔ حالانکہ یہ مولانا اسمٰعیل پر بالکل جھوٹ ہے۔ تفصیل المحدیث امرتسر ۹ رمضان

از جناب مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب بہاولپور

ہم نماز میں رفع یدین کیوں کرتے ہیں؟

اس لیے کہ ہم اللہ کے فضل سے اہل حدیث ہیں۔ اور قرآن وحدیث پر عمل کرنا اہل حدیث کا مذہبی شعار ہے۔ جب رفع یدین سنّتِ نبوی ہے جو صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے تو ہم اس سُنّت پر عمل کیوں نہ کریں۔ رفع یدین کی احادیث مختلف صحابہ سے تمام کتب احادیث میں مروی ہیں۔ سب سے صحیح حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ہے جو صحیح بخاری اور دیگر تمام کتب حدیث میں مذکور ہے۔ وھو ھذا۔

عن عبداللہ بن عمر قال رأیتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون حذو منکبیہ وکان یفعل ذالک حین یکبّر للرکوع ویفعل ذالک حین یرفع راسہ من الرکوع ولا یفعل ذالک فی السجود۔ "عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ شروع نماز میں اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے اور سجدے میں آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔"

ماننے والوں کے لئے رفع یدین کے ثبوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی حدیث کافی ہے کیونکہ یہ سب سے صحیح ہے۔ اس کے مقابلے میں کوئی ایک حدیث صحیح تو درکنار اس کے پاسنگ بھی نہیں۔

امام بخاری کے استاد امام علی بن مدینی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔ رفع الیدین حق علی المسلمین حجۃ علی الخلق کل من سمعہ فعلیہ ان یعمل بہ۔ یعنی "اس حدیث کی رو سے رفع یدین کرنا ہر مسلمان پر حق ہے۔ یہ حدیث اتنی صحیح ہے کہ مخلوق پر حجت ہے۔ جو اس کو سنے اس کو چاہیئے کہ اس پر عمل کرے۔"

مولانا انور شاہ کاشمیری حنفی دیوبندی جو حنفیوں میں بہت بڑے محدّث ہو گزرے ہیں اور دارالعلوم دیوبند میں حدیث کے استاد رہے ہیں ان کو بھی اپنے رسالہ نیل الفرقدین صفحہ ۲۲ میں یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ اما حدیث ابن عمر فھو حجۃ علی الخلق کما ذکرہ عن ابن المدینی۔ یعنی "امام علی بن مدینی نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ یہ حدیث ہر لحاظ سے اتنی صحیح ہے کہ پکے سچے مسلمانوں پر رفع یدین کو لازم کرتی ہے۔" کتاب الام میں امام شافعیؒ فرماتے ہیں لا یجوز لاحد علمہ من المسلمین عندی ان یترک الرفع۔ امام ابن جوزی بھی اپنی کتاب نزہۃ الناظر میں امام شافعیؒ کا ایک ایسا ہی قول نقل کرتے ہیں۔ لا یحل لاحد سمع حدیث رسول اللہ صلعم فی رفع الیدین ان یترک الاقتداء بفعلہ وھذا صریح انہ یوجب ذالک۔ یعنی "کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ایسی حدیث سنے اور پھر رفع یدین نہ کرے۔ ایسی صحیح حدیث ہو تو اس پر عمل کرنا خود بخود واجب ہو جاتا ہے۔" اسی وجہ سے بعض ائمہ نماز میں رفع یدین کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ایسی صحیح اور صریح حدیث کے بعد کسی اور حوالے کی ضرورت تو نہ تھی لیکن حنفیوں کے مزید اطمینان کے لئے ترمذی شریف ص ۵۹ سے ایک حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں رفع یدین کی حدیث کے راوی صرف حضرت عبداللہ بن عمر ہی نہیں بلکہ حضرت عمر۔ حضرت علی۔ حضرت وائل بن حجر۔ حضرت مالک بن الحویرث۔ حضرت انس۔ حضرت ابو ہریرہ۔ حضرت ابو حمید ساعدی۔ حضرت ابو اسید۔ حضرت سہل بن سعد۔ حضرت محمد بن مسلمہ۔ حضرت ابو قتادہ۔ حضرت

ابو موسیٰ اشعری، حضرت جابر، حضرت عمیر اللیثی، یہ صحابہ کرام بھی رفع یدین کی حدیث کے راوی ہیں دیگر کتابوں میں اور بہت سے صحابہ رضی سے رفع یدین کی روایات آتی ہیں لیکن سب کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مسئلے کے ثبوت کے لئے تو ایک ہی صحیح حدیث کافی ہے۔

رفع یدین منسوخ بھی نہیں

حنفی علماء یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ حدیث تو صحیح ہے لیکن رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ کیونکہ:۔

۱۔ جن صحابہ سے رسول اللہ صلعم کا رفع یدین کرنا مروی ہے ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں رفع یدین ترک کر دیا تھا۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی جو رفع یدین کی صحیح ترین روایت کے راوی ہیں حضور صلعم کی وفات کے بعد بھی رفع یدین کرتے تھے (بخاری مسلم) بلکہ جو رفع یدین نہ کرتا تو وہ اس کو کنکر مارتے (احمد، جزء رفع الیدین)

۳۔ حضرت مالک بن الحویرث ۹ھ میں گرمی میں مسلمان ہوئے انہوں نے رسول اللہ صلعم کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا (بخاری ومسلم)

۴۔ حضرت وائل بن حجر رضی ۹ھ میں سردی میں مسلمان ہوتے انہوں نے اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا۔ پھر جب اگلے سال ۱۰ھ میں وہ سردیوں میں دوبارہ مدینہ آئے تو انہوں نے اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی کو رفع یدین کرتے دیکھا (ابوداؤد، طحاوی، جزء رفع الیدین)

اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ھ یعنی اپنی آخری زندگی میں رفع یدین کرتے تھے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ رضی کا رفع یدین کرنا چنانچہ امام حسن بصری اور امام حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں، کان اصحاب رسول اللہ صلعم یرفعون" قریباً تمام صحابہ رفع یدین کرتے تھے۔

۶۔ حضرت سعید بن جبیر رضی جو جلیل القدر تابعی ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے (ملاحظہ ہو بیہقی)

۷۔ حضرت ابو حمید ساعدی کا دس صحابہ کی موجودگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھانا اور اس میں رفع یدین کرنا اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری کا رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھنا اور پھر کہنا کہ اس طرح نماز پڑھا کرو اور خاص کر حضرت ابو بکر صدیق رضی کا حضور کی وفات کے بعد رفع یدین کر کے نماز پڑھنا (تلخیص اور بیہقی)

یہ سب ایسے دلائل ہیں جن سے قطعیت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ رفع یدین منسوخ نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے مولانا انور شاہ کاشمیری کو ماننا پڑا کہ "لم ینسخ ولا حرف منہ" (نیل الفرقدین ص۲۲)

"رفع یدین کی سنت کا منسوخ ہونا تو درکنار، رفع یدین کا ایک حرف منسوخ نہیں ہوا" یعنی ان کو بھی تسلیم ہے کہ رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر منسوخ سنت ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی اور مستقل سنت ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہے اور منسوخ بھی قطعاً نہیں تو پھر حنفی نماز میں رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔ کیا حنفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نہیں مانتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حنفی حنفی مذہب کا پابند ہوتا ہے چونکہ حنفی مذہب میں رفع یدین نہیں اس لئے حنفی رفع یدین نہیں کرتے۔ رہ گیا حدیثوں کے ماننے کا سوال تو حنفی صرف ان حدیثوں کو مانتے ہیں جو ان کے مذہب کے مطابق ہوں، جو احادیث اُن کے مذہب کے خلاف ہوں خواہ وہ کتنی بھی صحیح کیوں نہ ہوں حنفی ان کو نہیں مانتے اگر حنفی حدیثوں کو مانیں تو وہ حنفی نہیں رہ سکتے۔ اور اگر وہ حنفی رہیں تو وہ حدیثوں کو نہیں مان سکتے۔ اگر انہوں نے حدیثوں کو ماننا ہو تو وہ حنفی کیوں بنیں۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیوں کے بہت سے مسائل حدیث کے خلاف ہیں۔ حنفیوں کا اصل مذہب فقہ حنفی ہے وہ فقہ حنفی پر ہی چلتے ہیں خواہ وہ حدیث کے موافق ہو یا مخالف حنفی اہل حدیث نہیں جو وہ حدیث پر چلیں۔ حدیث پر چلنا تو اہل حدیث کا کام ہے۔ اہل حدیث کسی کی تقلید نہیں کرتے۔ ان کا مذہب تو حدیث ہے جب حدیث صحیح ثابت ہو گئی تو وہ اس پر عمل کریں گے۔

انتباہ۔ بعض حنفی مولوی یہ کہہ کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ

رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا۔ اب ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سنہ ۱۰ھ تک بلکہ وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خاص کر عبد اللہ بن عمر کے عمل اور اس بیان سے واضح ہے۔ فما زالت تلک صلوٰتہ حتیٰ لقی اللہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے رخصت ہونے تک رفع یدین کرتے رہے۔ ملاحظہ ہو حنفیوں کی مشہور کتاب نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ

اب جس مولوی یا مفتی کا یہ دعویٰ ہو کہ رفع یدین منسوخ ہے تو اس کا فرض ہے کہ سنہ ۱۰ھ کے بعد کی کوئی ایسی حدیث صحیح دکھلائے جس میں یہ صراحت ہو کہ سنہ ۱۰ھ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین بالکل ترک کر دیا تھا۔ رہ گئیں عبد اللہ بن مسعودؓ اور براء بن عازب کی روایات جن کو اکثر حنفی مولوی پیش کرتے ہیں تو اولاً تو وہ سخت ضعیف ہیں۔ بڑے بڑے ائمہ محدثین مثلاً امام احمدؒ، امام بخاریؒ، امام ابوداؤدؒ، امام دارقطنی وغیرہم ان کو ضعیف کہتے ہیں۔ ثانیاً ان ضعیف احادیث کی تاریخ کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ سنہ ۱۰ھ سے پہلے کی ہیں یا بعد کی۔ رفع یدین کو منسوخ ثابت کرنے کے لئے سنہ ۱۰ھ کے بعد کی کوئی صحیح حدیث ہونی چاہئے۔ پہلے کی کسی حدیث کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر حنفی مولوی یہ ثابت نہ کر سکیں کہ یہ حدیث سنہ ۱۰ھ کے بعد کی ہے اور صحیح ہے جس سے ان کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے (اور وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا) تو ان کو خدا سے ڈرنا چاہئے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ سنت رفع یدین کی مخالفت ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا ترک بہت بڑا جرم ہے تو اس کی مخالفت کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا۔

ترکِ سنت کی سزا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ستۃ لعنتھم ولعنھم اللہ وکل نبی کان الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی[1]

یعنی چھ شخصوں پر اللہ کا رسول بھی لعنت کرتا ہے اور اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور ان چھ شخصوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تارک ہو۔

خدا خوف حنفیوں کو اب سوچنا چاہئے کہ وہ جو رفع یدین کو جو سنتِ رسولؐ ہے اور قطعاً منسوخ نہیں صرف حنفی ہونے کی وجہ سے ترک کئے ہوئے ہیں تو کیا یہ حنفیت ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی لعنت سے بچالے گی۔ کیا ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت سے ڈر نہیں لگتا جو وہ رفع یدین جیسی اہم اور دائمی سنت کے صرف تارک ہی نہیں بلکہ مخالف بھی ہیں۔ جو اس سنت پر عمل کرتا ہے وہ اس کو بُرا جانتے ہیں۔ انجام بخیر چاہنے والے ہر حنفی کو چاہئے کہ وہ تعصب کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے اس مضمون کو خود بھی پڑھے اور اپنے مولوی اور مفتی کو بھی پڑھائے پھر ان سے قرآن پر ہاتھ رکھوا کر قسم دے کر پوچھے کہ کیا رفع یدین سنت نبوی نہیں، کیا یہ واقعی منسوخ ہے۔ جس مولوی یا مفتی کے دل میں ذرا بھی آخرت کا خوف ہو گا وہ یہ مضمون پڑھ کر کبھی بھی قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم نہیں کھائے گا کہ رفع یدین سنتِ نبوی نہیں یا یہ منسوخ ہے۔ برعکس اس کے ہم اہل حدیث ہر وقت قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا سکتے ہیں اور بڑے دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اہلحدیث الحمد للہ رسول کا مذہب ہے جو یقیناً حق ہے۔ رفع یدین سنتِ رسول ہے جو صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے جس پر آپؐ آخر تک عمل کرتے رہے ہیں۔ یہ سنت ہرگز منسوخ نہیں جو جھوٹ پر قسم کھائے گا اس پر یقیناً خدا کی لعنت ہوگی۔ اللہ ہر مسلمان کو حق پر چلنے اور رفع یدین کی سُنتِ نبویؐ پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ ترکِ سنت کی وجہ سے اللہ رسول کی لعنت سے بچ جائے۔ والہدایۃ بید اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

---

[1] رواہ الترمذی، وقال ورواہ سفیان الثوری وحفص بن غیاث وغیر واحد عن عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن موھب عن علی بن حسین عن النبیؐ مرسلاً وھذا اصح (کتاب القدر، باب ۱۷ ص ۴۵۷ ج ۲ طبع مصر) (ص ی)

مولانا عبدالرشید راشد (ساہیوال)

معیارِ محبّت

درج ذیل آیت میں اللہ تعالےٰ نے عام لوگوں کی پسند کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران آیت ۱۴)

"لوگوں کے لئے مرغوبات کی محبت خوشنما کر دی گئی ہے (خواہ) عورتیں ہوں یا بیٹے یا سونا چاندی کے خزانے یا نشان زدہ گھوڑے اور مویشی اور زرعی زمین ۔ یہ سب دنیاوی زندگی کے سامان ہیں حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ اللہ کے پاس ہے"

اس سے متصل بعد والی آیت میں اللہ تعالےٰ نے انجام کے لحاظ سے بہتر چیز کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ (آل عمران آیت ۱۵)

"آپ کہئے میں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے۔ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اللہ کے لئے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہاں ان کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوگی اور پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی ۔ اور اللہ کی رضا سے سرفراز ہوں گے ۔ اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے"

پہلی آیت میں چند ایسی چیزوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ جس سے ہمیشہ عوام محبت رکھتے ہیں ۔ اور ان کی محبت میں اُلجھ کر خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں ۔ مگر یہ تمام فانی دنیا کا سامان ہے۔ جس میں وہ دل لگاتے ہیں ۔ اللہ کے نیک بندے اپنے رب سے جنت حاصل کرنے کی فکر دامن گیر رکھتے ہیں ۔ یہی اصل ایمان کی علامت ہے ۔ سورہ بقرہ آیت ۱۶۵ میں یوں ارشادِ خداوندی ہے ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (ایمان والے سب بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں)

بخاری شریف کی ایک روایت میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں ارشاد گرامی ہے ۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا قیامت کب آئے گی ؟ آپ نے فرمایا تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں نے زیادہ نفلی نماز ، روزہ ، صدقہ اور خیرات کی تیاری تو نہیں کی ۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول سے محبت ضرور رکھتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا جس سے تیری محبت ہوگی ۔ قیامت کو اُسی کی رفاقت میں رہوگے۔

مُسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے اُس کی ملاقات نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا ہر شخص (قیامت کو) اُس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا (اس فرمانِ نبوی کو سُن کر) حضرت انس ؓ نے کہا واللہ میری محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کے ساتھ ہے ۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے ان ہی کی رفاقت عطا فرمائے گا ۔ گو میرے اعمال ان کے اعمال کے برابر نہیں ۔

اس مادی دور میں ایسے لوگ بکثرت موجود ہیں جو اس

عارضی سامانِ دنیا سے اصل محبت رکھتے ہیں۔ ان کی فکر ہمیشہ اپنی عیش وعشرت کے سامان کی فراہمی اور اس کے اضافے میں لگی رہتی ہے۔ بیوی، بچے، مال و دولت، زراعت و تجارت میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ ایک لمحے کے لئے فراغت نہیں پاتے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ کی فرضی عبادت (نماز) کے لئے بھی ان کے پاس فرصت نہیں ہوتی۔ جب کوئی توجہ دلائے تو ایک ہی جواب ملتا ہے کہ کیا کریں دل تو بہت چاہتا ہے مگر فراغت نہیں ملتی۔ اس لئے مجبور ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہماری سب مجبوریاں اور مصروفیتوں پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ اس کے برعکس جس شخص کا دل مومن ہے وہ ہر وقت اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی مصروف زندگی سے وقت نکال کر عبادتِ الٰہی کا فریضہ ادا کر کے سعادت حاصل کر لیتا ہے۔ ہر وہ شخص جس کا دل رضائے الٰہی سے معمور ہے اسے دنیا کی کوئی مصروفیت نیک کاموں سے نہیں روک سکتی اور نہ کوئی مشکل ہی اس کے عزائم کو متزلزل کر سکتی ہے۔

نبی اکرمؐ کی محبوب چیزیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں زیادہ پسند ہیں۔

اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۳ ص ۳۷۰)

"خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"

یہ بات یاد رہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو بکثرت استعمال فرمایا کرتے تھے۔ عورتوں سے محبت بوجہ ان کی مظلومیت کے تھی۔ چونکہ جاہلیت کے دور میں عورت نہایت مظلوم تھی۔ اسلام نے عورت کو اس کا صحیح مقام دیا۔ مگر افسوس کہ آج پھر عورت اپنا اصلی مقام چھوڑ کر پستی میں جا رہی ہے جبکہ مشفق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دلی سکون اور راحت نماز میں ملتی تھی۔ مگر آج امتِ مسلمہ کی ۹۵ % آبادی نماز سے بے گانہ ہے۔

اس کے باوجود ہمارے اسلام میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سچی محبت

ہر مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ رکھتا ہے بلکہ بدعمل سے بدعمل انسان بھی دعویٰ محبت میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا۔ جب حضورؐ سے محبت ہی اصل ایمان ہے تو سچی محبت کی پہچان بھی ضروری ہے۔ المنبہات میں ہے کہ سچی محبت کا اظہار تین باتوں سے ہوتا ہے۔

اَنْ یَّخْتَارَ کَلَامَ حَبِیْبِہٖ عَلٰی کَلَامِ غَیْرِہٖ وَیَخْتَارَ مُجَالَسَۃَ حَبِیْبِہٖ عَلٰی مُجَالَسَۃِ غَیْرِہٖ وَیَخْتَارَ رِضٰی حَبِیْبِہٖ عَلٰی رِضٰی غَیْرِہٖ۔

- محبوب کی باتوں کو غیر کے اقوال پر ترجیح دے۔
- محبوب کی صحبت کو غیر کی ہم نشینی پر فوقیت دے۔
- محبوب کی رضا کو غیر کی رضا پر ترجیح دے۔

بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ، مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ (مشکوٰۃ، کتاب الایمان)

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزوں سے ایمان کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

- اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب سے زیادہ ہو۔
- جس سے محبت رکھے صرف اللہ ہی کے لئے رکھے
- کفر سے اتنی ہی نفرت اور خوف ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا اس کو ناگوار ہے"

ترمذی شریف میں حدیث نبوی یوں ہے کہ:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔

"جو شخص میری سنت سے محبت رکھے گا۔ گویا میرے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ جو میرے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا"

محبت یا عذاب

اہل ایمان کو شریعت نے حکماً پابند کیا ہے کہ وہ اللہ تعالے اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سب سے زیادہ اپنے دل میں رکھیں اور اس کے مطابق عمل کرکے دکھائیں۔ ورنہ عذاب کا انتظار کریں۔ ارشادِ رب العزت ہے۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (سورہ توبہ آیت ۲۴)

(اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں، تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، اگر یہ تمام چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم خدا کے حکم کے آنے والے عذاب کا انتظار کرو، اور اللہ تعالے فاسقوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا"

لمحہ فکریہ

درج بالا تحریرات کو بار بار پڑھ کر اپنے ہی دل سے اپنے اعمال کا موازنہ کرتے ہوئے معلوم کیجئے کہ کیا ہم واقعتاً اپنے دعویٰ حب نبی اور حب صحابہ کرام رضی میں سچے ہیں؟ کیا ہم نے ان کی پسند کو اپنایا یا صرف زبانی دعویٰ پر ہی اکتفا کئے بیٹھے ہیں؟ کیا ہم نے اقوال نبی اور سنت نبی سے کوئی پیار کیا اور اپنے اعمال کی اصلاح کے لئے دل میں فکر پیدا کی یا ہر بات تو ہم اپنی مرضی سے کرتے اور زبان سے

اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے گیت الاپتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تَعصی الرسولَ وانت تُظهِرُ حُبَّهٗ
هٰذا لعمری فی الزمانِ بدیعٌ

(تم رسول اللہ کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور ان سے محبت بھی ظاہر کرتے ہو۔ میں حلفاً کہتا ہوں یہ بات عجوبۂ زمانہ ہے)

لو کان حُبُّكَ صادقاً لاطعتَهٗ
اِنَّ المُحِبَّ لِمَن یُحِبُّ مُطیعٌ

(اگر تمہاری محبت اللہ کے رسول کے ساتھ سچی ہوتی تو تم ان کی اطاعت کرتے کیونکہ محب اپنے محبوب کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے)

بقیہ • درس منتخبات قرآن

ہے کہ اپنے کاموں میں مدد بھی صرف اسی سے مانگنا چاہیئے۔ (روح البیان) ... اس میں انسان کو اس کی تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا نہ سمجھے اور کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرے۔ کسی نبی یا ولی کو وسیلہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اس کے منافی نہیں ؎

؎ صاحب تفسیر کی یہ رائے قرآن وحدیث اور تعامل صحابہ کے خلاف ہے جیسا کہ تفصیل آگے آرہی ہے (الاعتصام)

تحریر: محمد منیر قمر سیالکوٹی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل حدیث
و ترجمان ام القوین کورٹ (متحدہ عرب امارات)

متحدہ عرب امارات میں مرکزی جماعت اہلحدیث کی

تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

مرکزی جماعت اہل حدیث اور مکتبہ کتاب و سنت کے قیام، تعارف اور خدمات کے متعلق کچھ کہنے سے قبل اس کے پس منظر کا مختصر تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پس منظر متحدہ عرب امارات کی وزارت امور اسلامیہ بڑی حد تک فعال ہے۔ دعوت و ارشاد اور تعلیم و تحفیظ قرآن کے سلسلے میں اس کی خدمات لائق تحسین ہیں۔ مگر اردو بولنے والے حضرات کی اکثریت ان سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتی جب کہ تمام مساجد کے خطباء اور واعظین اور مبلغین بھی سب کے سب عربی ہیں (البتہ سعودی حکومت کی طرف سے کھولے گئے مراکز (دبئی، ام القوین، فجیرہ) میں چند دعاۃ موجود ہیں جو اردو خواں حضرات کے لئے دعوت و ارشاد کا کام کر رہے ہیں۔ مگر ان کی تعداد بھی اردو فہم حضرات کی نسبت بہت کم ہے) لہٰذا برصغیر کے تارکین وطن کی دینی رہنمائی، دعوت و ارشاد اور تعلیم و تربیت کے لئے ایک ادارہ کی اشد ضرورت محسوس ہوئی۔ علاوہ ازیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ضعیف الاعتقادی اور خرافات بھی ہمارے اخوان میں زیادہ ہیں جو اس بات کی متقاضی ہیں کہ ایک ایسا ادارہ ہو جو اپنے ہم زبان احباب کے عقائد و اعمال۔ اخلاق و عادات اور معاملات وغیرہ میں کتاب و سنت کے مطابق صحیح رہنمائی کرے۔

۱۔ مرکزی جماعت و مکتبہ (شارجہ) کا قیام: انہی حالات کے پیش نظر ۹ اپریل ۱۹۸۳ء کو جماعت اور مکتبہ کا قیام عمل میں آیا اور یہ انتخاب ہوا۔

(۱) امیر: مولانا حافظ مقبول احمد صاحب (مبعوث سعودی) شارجہ

(۲) ناظم اعلیٰ: جناب محمد منیر قمر سیالکوٹی (مترجم محکمہ شرعیہ ام القوین)

(۳) خازن: جناب افسر حبیب صاحب (شارجہ)

انتخاب کے چند ہی دنوں بعد امارات شمالیہ کے مرکزی اور حسین شہر شارجہ میں مسجد قاضی کے قریب ایک جگہ کرایہ پر لے کر اسے مکتبہ کی شکل دی اور کام کا آغاز کیا۔ اس طرح متحدہ عرب امارات میں خالص کتاب و سنت کی دعوت کے لئے ایک مکتبہ قائم ہو گیا جو تمام عرب ممالک اور خلیج کی ریاستوں میں اپنی نوعیت کا پہلا قدم ہے وللہ الحمد والمنۃ

۲۔ (فجیرہ) چراغ سے چراغ جلنے لگے اور جماعت و مکتبہ نے اپنا قدم فجیرہ میں جا رکھا۔ وہاں ۲۳ اگست ۱۹۸۳ء میں جماعت اور مکتبہ کی انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

۳۔ (دبئی) جماعت و مکتبہ نے ایک قدم اور آگے رکھا۔ اور مرکزی وفد کی ترغیب پر ۳ ستمبر ۱۹۸۳ء کو جماعت اور مکتبہ کے لئے انتظامیہ کا انتخاب ہوا۔ دیرہ دبئی میں "نائف روڈ" پر مسجد فاطمہ کے قریب ایک جگہ کرایہ پر لے کر اسے مکتبہ کی شکل دی جا چکی ہے اور سلسلہ تعلیم و دعوت شروع ہے۔ مکتبہ میں فون بھی لگ گیا ہے۔ عصر کے بعد اس نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں: ۲۱۵۲۱۶

(۴) (ابوظبی) شمع توحید کے پروانوں کا یہ قافلہ روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا اور وہ لمحات بھی آ گئے جب متحدہ عرب امارات کے دارالخلافہ ابوظبی میں مقیم احباب بھی ۲۵ فروری ۱۹۸۳ء کو اس کارواں کے ایک باقاعدہ جزو بن گئے وہاں جماعت اور مکتبہ کے لئے انتخاب ہوا

۵۔ (راس الخیمہ): دعوت و ارشاد اور تعلیم و تحفیظ قرآن کے لئے لگایا گیا پودا تناور درخت بنتا گیا اور بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۸۴ء کو راس الخیمہ میں مقیم جناب مولانا نجیب اللہ طارق صاحب کی کوششوں سے وہاں بھی اس کی ایک شاخ کھل گئی۔

۶۔ (خورفکان) خورفکان میں مقیم جناب حافظ محمد الیاس صاحب کی کوششوں سے بتاریخ ۸۔ اگست ۱۹۸۳ء دفتر جماعت اور مکتبہ کتاب و سنت خورفکان کا افتتاح ہوا۔

۷۔ (کلباء) کلباء میں مقیم جماعت کے اہم رکن جناب حافظ محمد اسلم صاحب (مبعوث سعودی) کی محنت و کوشش کے نتیجہ میں

جماعت و مکتبہ کتاب و سنت کی ایک شاخ کلباء میں بھی کھل گئی جس کا افتتاح بتاریخ ۱۸ر اپریل ۱۹۸۴ء کو ہوا۔ یہ مکتبہ کلباء کے پہلے ہی دوار (راؤنڈ اباؤٹ) پر واقع ہے۔ دفتر اور مکتبے کے امیر مولانا حافظ محمد اسلم صاحب ہیں۔

جماعت اہلحدیث کا مرکز اور مرکزی انتظامیہ

۲۴ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز پیر مکتبہ دبئی میں ایک اجتماع ہوا جس میں تینوں مقامات (شارجہ، دبئی، فجیرہ) کے اخوان نے شرکت کی جب کہ اس وقت تک ابوظبی، راس الخیمہ، خورفکان اور کلباء میں باقاعدہ کام شروع نہیں ہوا تھا۔ اس اجتماع میں شعبۂ تبلیغ کا قیام عمل میں آیا اور یہ طے ہوا کہ جب تک پوری امارات کی سطح پر تنظیمی عمل پورا نہیں ہو جاتا تب تک شارجہ سب کا مرکز رہے گا اور مرکزی انتظامیہ بورڈ یہ رہے گا۔

مرکزی امیر : حافظ مقبول احمد صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ : جناب محمد منیر قمر سیالکوٹی صاحب
مرکزی خازن : جناب افسر حبیب صاحب
مرکزی ناظم تبلیغ : جناب محمد اقبال صاحب مدنی

خدمات و انجازات

دینی کتب اور مجلات (۱) ہمارے دفاتر و مکتبات میں الحمد للہ ہزاروں کی تعداد میں عربی، اردو، انگلش وغیرہ میں دینی کتب موجود ہیں، جن میں سے اکثر کتابیں کارکنانِ جماعت و مکتبات نے وقف کی ہیں اور کچھ کتابیں ہمیں مراکز دعوت و ارشاد کی طرف سے بطور ہدیہ ملی ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت مکتبوں کے نام مستقل طور پر عربی، اردو کے کئی دینی ہفت روزے اور ماہنامے جرائد اور مجلات پاکستان، انڈیا، برطانیہ، کویت اور امارات سے آ رہے ہیں۔

دعوت و تبلیغ (۱) نماز عصر سے لے کر عشاء تک ہمارے جماعتی مکتبات کھلے رہتے ہیں جس کا جی چاہے آ کر بیٹھے اور مطالعہ کرے اور اگر کوئی کتاب پڑھنے کے لئے ساتھ لے جانا چاہیں تو بھی اپنا نام اور پتہ لکھوا کر لے جا سکتے ہیں۔

(۲) ہر جمعرات کو نماز عشاء کے بعد جماعتی مکتبات میں ایک اسبوعی اجتماع ہوتا ہے جس میں جماعت و مکتبہ کے مختلف علماء کا خطاب ہوتا ہے جس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے اس میں روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ مسائل کے کتاب و سنت کی روشنی میں جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہی مساجد میں بھی اسبوعی خطابات و دروس دیئے جاتے ہیں (۳) ہر ماہ امارات کے کسی بھی شہر یا اضافی قصبہ میں ماہانہ یک روزہ تبلیغی دورہ کیا جاتا ہے۔ وفد پانچ افراد پر مشتمل ہوتا ہے جن میں سے دو یا تین علماء حسب موقع جمعہ و عصر و مغرب و عشاء کے بعد خطاب کرتے ہیں (۴) ایک سہ ماہی تبلیغی و تنظیمی اجتماع باری باری مختلف امارات میں رکھا جاتا ہے جس میں تبلیغ کے ساتھ تنظیمی امور بھی طے کئے جاتے ہیں (۵) ایک ششماہی اجتماع ہوتا ہے جس میں تمام جگہوں سے جماعت و مکتبہ کے اراکین شوریٰ جمع ہوتے ہیں جو ظہر سے مغرب تک شوریٰ کا تنظیمی اور مغرب کے بعد تبلیغی اجتماع کی شکل اختیار کر جاتا ہے اور علمائے کرام مختلف مساجد میں خطاب کرتے ہیں۔

سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ ہر سال پوری امارات کی سطح پر ایک سالانہ جلسہ سیرت النبی منعقد کیا جاتا ہے جس میں عربی اردو تقاریر ہوتی ہیں عربی حصہ میں سعودی عرب اور امارات کے علماء خطاب کرتے ہیں جبکہ اردو حصہ میں پاکستان اور انڈیا کے علماء کے خطابات ہوتے ہیں۔ دور سے آنے والے کے لئے رات کا کھانا دیا جاتا ہے اور تمام حاضرین میں اردو، انگلش کی قیمتی کتابیں بھی مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس سال شارجہ میں تیسرا سالانہ جلسہ ۲۶ر اپریل بروز جمعرات کو ہوا۔

نشر و اشاعت سرکلر، ہینڈ بل، منشوراتِ مکتبہ کے مستقل عنوان کے تحت مختلف مواقع کی مناسبت سے مختلف موضوعات پر مضامین لکھ کر انہیں اسٹینسل پر طبع کیا جاتا ہے اور ہزاروں افراد میں تقسیم کئے جاتے ہیں اس وقت تک ہم دو درجن سے زیادہ کتابیں چھاپ کر ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کر چکے ہیں۔

مدارس تحفیظ القرآن والسنۃ الخیریہ

اسی طرح مذکورہ مراکز میں حفظ و ناظرہ قرآن مجید کے

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

اطلاعات و اعلانات

مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری کو صدمہ

جماعت کے نامور عالم معروف خطیب مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری صاحب کے بڑے صاحبزادے خالد صاحب کے ہاں ۱۳ جولائی کو لڑکا پیدا ہوا جو بیمار ہونے کے باعث ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ تین چار دن کے مسلسل علاج کے باوجود ۱۷ جولائی کو یہ بچہ اللہ کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت حافظ صاحب اور ان کے پورے خاندان کے لئے یہ صدمہ نہایت اندوہگیں اور جانکاہ ہے۔ ہم خود بھی اور قارئین کرام سے بھی اس دعاء کے لئے التماس کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس ننھی جان کو اس خاندان کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور دنیا میں اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

ملتان میں "مرکز ابن قاسم الاسلامی" کا قیام

پاکستان کی نئی نسل کو کتاب و سنت نظریۂ پاکستان اور اسلام کا صحیح محافظ بنانے کے لئے ملتان میں مرکز ابن قاسم الاسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جہاں طلباء کو دینی و دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی کھیلوں وغیرہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ فی الحال صرف تین شعبوں میں داخلہ ہوگا (۱) قسم تحفیظ القرآن (۲) قسم علوم اسلامیہ سال اول (اولیٰ متوسطہ) اس شعبے میں پرائمری پاس بچے کو داخلہ دیا جائے گا۔ جہاں محکمہ تعلیم کی طرف سے مروج چھٹی جماعت کی انگریزی، ریاضی، معاشرتی علوم سائنس اور اردو کے علاوہ دینی تعلیم، جدید عربی زبان صرف و نحو سیرت النبیؐ۔ توحید۔ حدیث۔ ترجمۂ قرآن وغیرہ کی تعلیم دی جائے گی۔ بیرونی طلبہ کے جملہ مصارف مثلاً کھانا، کتب، اسٹیشنری۔ یونیفارم۔ غسل، علاج معالجہ مرکز کے ذمہ ہوگا۔ مستحق طالب علموں کو ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ (۳) شعبہ علوم اسلامیہ برائے بالغاں۔ اس شعبہ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے بالغ حضرات کو نائٹ کلاس میں قرآن و حدیث باترجمہ، عربی زبان اور اسلامیات کی تعلیم دی جائے گی۔ داخلہ محدود ہے۔ جلد از جلد انتظامیہ سے رابطہ قائم کیجئے۔ طالب علم کے ساتھ اس کے سرپرست کا آنا ضروری ہے۔

(مدیر مرکز ابن قاسم الاسلامی" جسٹس حمید کالونی نشتر روڈ ملتان)

اعلانِ داخلہ

ہمارے مدرسہ میں پہلے صرف حفظ قرآن کا انتظام تھا لیکن اس سال سے ایک اور لائق اور محنتی استاد کی خدمات حاصل ہو گئی ہیں۔ روزانہ سبق یاد کرنے اور تجوید پڑھنے والے بچوں کو ترجیح دی جائے گی۔ قاری محمد اشرف شاہد صاحب تجوید پڑھائیں گے شائقین حضرات جلد رابطہ قائم کریں (ملک گلستان سیکرٹری مدرسہ حفظ القرآن گلی نمبر ۶ پرانا دھرم پورہ (مصطفےٰ آباد) لاہور ۱۵)

میرا موجودہ پتہ

جملہ احباب خط و کتابت کے لئے میرا موجودہ پتہ نوٹ فرمالیں۔

(محمد حسن احسن مدرس مدرسہ محمودیہ سرائے کلاں تحصیل و ضلع قصور)

تبدیلیٔ پتہ

راقم الحروف مسجد مبارک ریلوے روڈ لاہور سے اپنے گھر منتقل ہو گیا ہے۔ احباب پتہ ذیل نوٹ فرمالیں۔ (عبدالغفور راشد راشد آئیڈیل سکول ٹھینگ موڑ، ضلع قصور)

ضرورت رشتہ

۳۰ سالہ لیڈی ٹیچر کے لئے اہل حدیث پٹھان معزز برادری سے کنوارہ رشتہ مطلوب ہے۔

ایم۔ ایچ خان معرفت سول ڈیفنس آفس

پی۔ ایم۔ جی آفس سنٹرل سرکل بالمقابل ٹاؤن ہال لاہور ع ۲۶

ضرورت مدرس

دار العلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ لاہور

میں

درس نظامی کی تدریس کے لئے دو قابل، محنتی اور متدین اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات خود تشریف لائیں۔ معقول مشاہرہ اور مناسب سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ انشاء اللہ

سید محمد عثمان غزنوی

مہتمم دار العلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ
۴ شیش محل روڈ لاہور ۲

بقیہ: تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

مدارس بھی اپنا کام کر رہے ہیں جو بحمد اللہ فروغ پذیر ہیں۔ بچوں کو لانے لے جانے کے لئے مدارس کی طرف سے بسوں کا انتظام ہے اور یہ انتظام بھی تعلیم کی طرح بلا فیس ہے۔

ضروری وضاحت آخر میں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ مکتبات و مدارس اور ان کی نشاعات پر ہونے والے اخراجات کا مکمل انتظام صرف اراکین مکتبات و مدارس خود ہی کرتے ہیں کسی سے کوئی چندہ وغیرہ نہیں مانگتے۔ البتہ اگر کوئی صاحب اس کار خیر کے کام میں بخوشی حصہ لینا چاہیں تو ان سے تعاون قبول کیا جائے گا۔

رابطہ کے لئے: اراکین مکتبۃ الکتاب والسنۃ للمطالعہ
شارجہ، دبی، ابوظبی، فجیرہ، راس الخیمہ، خورفکان، کلباء۔

درخواست دعا صحت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ پچھلے دو سال سے علیل ہیں۔ صاحب فراش ہیں نقاہت بہت زیادہ ہے اور کچھ کام کرنے کے قابل نہیں۔ احباب مولانا موصوف کی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

شائقینِ علومِ دینیہ کیلئے خوشخبری

مدرسہ اشاعت التوحید والسنہ شر قپور ضلع شیخوپورہ جو کہ عرصہ دراز سے اس علاقے میں تعلیمی تبلیغی و دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور نہایت اعلیٰ اور شاندار روایات کا حامل ہے۔ اس ادارے سے آج تک کثیر تعداد حفاظ کرام فارغ ہو کر اور مبلغینِ اسلام فیض یاب ہو کر ملک کے طول و عرض میں خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔ اہلِ اسلام کے لئے یہ بات بڑی مسرت انگیز اور باعثِ فرحت و انبساط ہوگی کہ یہ ادارہ اس تعلیمی سال سے ایک ہمہ جہت انقلابی تعلیمی و تربیتی، اصلاحی و تبلیغی پروگرام کا آغاز کر رہا ہے۔ جس کی نگرانی و سرپرستی حضرت الشیخ مولانا محمد یحییٰ صاحب مدظلہ اور شمرۂ سلف حضرت الشیخ حافظ محمد یحییٰ صاحب عزیز میر محمدی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ فرمائیں گے۔

خصوصیات

- کہنہ مشق، محنتی، فاضل، سلفی العقیدہ اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت کا منظم پروگرام
- طلبہ کی بہتر اخلاقی، ذہنی تعلیمی تربیت کے لئے نہایت صاف ستھرا ماحول
- طلبہ کے لئے پرسکون رہائش، اعلیٰ خوراک، علاج معالجہ اور تعلیم و مطالعہ کے لئے کتب کی فراہمی
- مستحق اور محنتی طلبہ کے لئے وظائف کا اہتمام

شعبہ جات

- شعبہ علوم اسلامیہ (درس نظامی) تفسیر قرآن، اصول تفسیر، احادیث، اصول الحدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد، صرف و نحو، عربی زبان و ادب، سیرت النبی اور اسلامی تاریخ کی تعلیم کا چھ سالہ مکمل جامع کورس۔
- شعبہ حفظ و ناظرہ و تجوید القرآن
- شعبہ تعلیم القرآن والحدیث برائے عوام الناس: اس شعبہ میں دو شبینہ کلاسیں ہوں گی۔
- کورس برائے عربی زبان: میٹرک، مڈل پاس طلباء کے لئے عربی زبان کا ایک سالہ کورس۔
- اسلامی لائبریری و دار المطالعہ: معاشرے میں دینی ذوق شوق، اسلامی شعور اور فکری بیداری پیدا کرنے کے لئے مستند علمی و اصلاحی کتابیں اچھی شہرت کے حامل جرائد، اخبارات اور رسائل و مجلات استفادہ کے لئے دستیاب ہیں۔

داخلہ شروع ہے آپ کے ہونہار بچوں کو صحیح دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت سے آراستہ کرنے کا شاندار موقع ہے۔ استفادہ کرکے بچوں کا مستقبل سنوار دیجئے اور اپنی دنیا و آخرت بنائیے۔

منجانب: مدرسہ اشاعت التوحید والسنہ زیر انتظام انجمن خدام القرآن والحدیث (رجسٹرڈ) شرقپور ضلع شیخوپورہ

AL-AITISAM
الحمد للہ
احسن التفاسیر اردو
مکمل ہوگئی
المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ ۔ لاہور ۲
سٹیزن
یونین فین
پیکو پنکھے